احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

خطبہ نمبر 41

منگل 12- اکتوبر 1999ء

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

منگل 12- اکتوبر 1999ء - 2 رجب 1420 ہجری- 12- اخاء 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 231

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابتلا سے بچنے کی دعا

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کو ابتلا میں دیکھ کر یہ دعا کرے تو وہ اس مصیبت سے محفوظ رکھا جائے گا-

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے اس مشکل سے محفوظ رکھا جس میں تجھے مبتلا کیا اور مجھے اپنی پیدا کردہ اکثر مخلوقات پر فضیلت بخشی-

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول اذا رای مبتلی)

قضا و قدر کو صرف دعا ٹال سکتی ہے اور عمر کو نیکی بڑھا دیتی ہے

بیابان عرب میں رونما ہونے والا عظیم انقلاب رسول اللہؐ کی دعاؤں کا نتیجہ تھا

فراخی اور آرام میں دعا کرو گے تو اللہ مشکل وقت میں تمہیں یاد رکھے گا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ بیت الفضل لندن بتاریخ 8- اکتوبر 1999ء کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن-8 اکتوبر 99ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں پون گھنٹہ کے قریب خطبہ ارشاد فرمایا- اس میں دعا کے مضمون کو نہایت اعلیٰ طریق پر واضح فرمایا- حضور ایدہ اللہ کا یہ خطبہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اور کئی زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا-

حضور انور ایدہ اللہ نے سورہ توبہ کی آیت 104 کی تلاوت کے بعد اس کی تشریح میں احادیث بیان فرمائیں- حدیث میں ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں جو دعا کی جو بھی کسی ابتلاء میں یہ دعا کرے گا اللہ اسکی دعا ضرور قبول کرے گا- ایک حدیث ہے کہ قضاو قدر کو صرف دعا ٹال سکتی ہے اور عمر کو نیکی بڑھا سکتی ہے- حضور ایدہ اللہ نے اس کی تشریح میں فرمایا کہ عمر تو جو مقدر ہے اس سے آگے نہیں جاسکتی- مگر انسان اس سے پہلے اپنی شامت اعمال سے یا کمزوریوں سے موت کا شکار ہو جاتا ہے- اس حدیث میں یہ بیان ہے کہ جو لوگ دوسروں سے نیکی کرتے ہیں اور دوسروں کی خاطر زندہ رہتے ہیں ان کی عمر بڑھائی جاتی ہے- ایک اور حدیث حضور ایدہ اللہ نے بیان فرمائی کہ دعا کے علاوہ کوئی تقدیر کو ٹال نہیں سکتا- ایک حدیث یہ بیان فرمائی کہ فراخی اور آرام کے وقت دعا کرنی چاہئے- حضرت صاحب نے فرمایا جب ضرورت پڑ جائے پھر تو دہریہ بھی دعا کرنے لگ جاتے ہیں- اصل دعا کا وقت آسائش اور آرام کا وقت ہے- پھر جب تمہارا مشکل وقت آئے گا تو اللہ تمہیں یاد رکھے گا- حدیث میں یہ بھی ہے کہ مشکل اور مصیبت کا وقت آجائے تب بھی دعا کرو- ایک اور حدیث یہ بیان فرمائی کہ اللہ بڑا حیا والا ہے جب بندہ دونوں ہاتھ دعا کیلئے بلند کرتا ہے تو اللہ اسے خالی اور ناکام لوٹانے سے شرماتا ہے- ایک حدیث یہ بیان فرمائی کہ صدقہ خدا کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور برائی کی موت کو دور کرتا ہے- ایک حدیث ہے کہ جو بھی پاکیزہ مال سے صدقہ کرے اللہ اسے بڑھاتا ہے- حضرت صاحب نے فرمایا اس میں پاکیزہ مال کا لفظ بہت اہم ہے جو مال پاکیزہ نہیں اس سے صدقہ ہوتا ہی نہیں- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ بہت گہرے اور عارفانہ ہوتے ہیں- حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کے ارشادات بیان فرمائے- حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالہ سے آپ نے بیان فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے دعا پر کامل یقین پیدا کیا ہے- یہ آپ کے منجانب اللہ ہونے کی علامت ہے- مشکل کے وقت احمدی کبھی جادو ٹونے کی طرف نہیں جاتا بلکہ صرف دعا کو سہارا بناتا ہے- جتنا احمدیوں میں دعا کرنے اور دعا کیلئے کہنے کا رواج ہے اور دنیا میں کہیں نہیں- حضرت مسیح موعود نے فرمایا مصائب اور مشکلات کے وقت دعا کے سوا کوئی چیز کام نہیں آتی- اللہ تعالیٰ دعا سے وعید کو ٹال دیتا ہے- وعید معلق ہوتے ہیں جو صدقہ اور دعا سے ٹل جاتے ہیں- سب انبیاء کی تعلیم میں یہ بات قدر مشترک ہے- دین حق کی صداقت دعا سے ہی واضح ہوتی ہے- اگر دعا نہیں تو سب اعمال نیک بے سود ہو جاتے ہیں- حضرت یونسؑ کی قوم دعا کے ذریعے عذاب سے بچ گئی- تقدیر مبرم کے وقت بھی دعا بے کار نہیں جاتی یہ اللہ کی شان کے خلاف ہے- اللہ تعالیٰ یہ دعا کسی اور رنگ میں قبول کر لیتا ہے- حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہزار ہار استبازوں کا تجربہ ہے کہ دعا کا قبولیت سے رشتہ ہے-

حضور نے آخر میں حضرت مسیح موعود کا مشہور ارشاد پیش فرمایا جو برکات الدعا میں مذکور ہے- حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے وہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا نتیجہ تھا- حضرت صاحب نے فرمایا دنیا بھر کے مفکروں اور فلاسفروں کو سمجھ نہیں آتی کہ یہ واقعہ کس طرح ہوا- سوائے حضرت مسیح موعود کے اور کسی نے یہ راز نہیں کھولا- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی راتوں کی بے قرار دعائیں اگر نہ ہوتیں تو کبھی عرب کی کایہ نہ پلٹ سکتی- حضرت مسیح موعود نے یہ بھی فرمایا کہ میں اپنے ذاتی تجربے سے کہتا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش سے بڑھ کر ہے- کوئی چیز دنیا میں ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی دعا ہے-

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں

تازہ اطلاع

ربوہ: 11-اکتوبر- اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز کی صحت بہتر ہے-

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں کہ شافی مطلق مولا کریم اپنے فضل سے ہمارے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کو جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آپ کو کام کرنے والی طویل عمر عطا فرمائے اور ہر لحظہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتے ہوئے ہر میدان میں آپ کو کامیاب اور فائز المرام کرے-(آمین)

صدر انجمن احمدیہ میں محررین و انسپکٹران مال کی ضرورت

دفاتر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں کارکنان درجہ دوم اور انسپکٹران مال کی وقتاً فوقتاً ضرورت رہتی ہے۔ صرف ایسے مخلص محنتی احمدی نوجوان درخواستیں بھجوائیں جو دینی کاموں سے شغف اور خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں اور محنت سے کام کرنا چاہتے ہوں۔ مستقل طور پر حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ میں کام کرنے کے خواہش مند ہوں۔

ا۔ تعلیمی قابلیت بطور کارکن درجہ دوم،

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

جو مرگئے انہی کے نصیبوں میں ہے حیات
اس رہ میں زندگی نہیں ملتی بجز ممات

خلافت رابعہ کے دور کے بعض مزید راہ خدا میں قربان ہونے والوں کا تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 16 جولائی 1999ء بمطابق 16- وفا 1378 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ بقرہ کی آیات 154 تا 155 کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے مدد طلب کرتے رہو صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں ان کو مردے نہ کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔

میری کوشش تو یہی تھی کہ تمام (راہ خدا میں قربان ہونے والوں) کا ذکر اس خطبے میں مکمل ہو جائے لیکن اب جو مختلف ذکر بعد میں مل رہے ہیں ان سب کو شامل کرنے کے بعد یہ مضمون اور بھی لمبا ہو گیا ہے اس لئے اس خطبے میں تو غالباً یہ ممکن نہیں ہو گا کہ اس مضمون کو ختم کیا جا سکے لیکن انشاء اللہ آئندہ خطبہ میں جہاں جلسے پر آنے والے مہمانوں اور ان کو رکھنے والے میزبانوں کو ہدایات دی جاتی ہیں اس حصے کو ذرا مختصر کر کے باقی حصہ یہی (قربان ہونے والوں) کے مضمون کا چلے گا جو انشاء اللہ تعالیٰ پھر جلسہ سے پہلے پہلے اختتام پذیر ہو گا۔

سب سے پہلے **قاضی بشیر احمد صاحب کھوکھر ایڈووکیٹ شیخوپورہ** کی (قربانی) کا ذکر کرتا ہوں جو 17- جنوری 1990ء کو ہوئی۔ قاضی بشیر احمد صاحب یکم ستمبر 1930ء کو قاضی کلیم احمد صاحب آف شیخوپورہ کے ہاں پیدا ہوئے۔ 1974ء میں آپ نے وکالت کا امتحان پاس کیا اور پنجاب بار کونسل کے ممبر بن گئے۔ آپ بڑے مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ تنگدستی کے باوجود وصیت کے چندہ کی ادائیگی اور جماعتی ذمہ داریاں خوب نبھاتے تھے۔ 1974ء میں مسجد ہنجراں والا کے خطیب اللہ دتہ اور دوسرے مولویوں نے ایک احمدی خاتون کی تدفین کے وقت بہت شور مچایا کہ ایک کافرہ عورت کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں ہونے دیں گے۔ مفسدین کی اسی ہنگامہ آرائی کے دوران آپ کسی کام سے گھر سے باہر نکلے تو انہوں نے آپ کو گھیر لیا اور شدید زدوکوب کرنے کے بعد آپ کو ایک تندور میں پھینک دیا۔ مگر عورتوں کے شور مچانے پر کچھ آدمیوں نے آپ کو تندور سے باہر نکال لیا اور آپ اعجازی طور پر بچ گئے بلکہ جولائی 1988ء کے جلسہ سالانہ لندن میں بھی شمولیت کی توفیق پائی۔

مولویوں کی شرارتیں جاری رہیں۔ 20- اکتوبر 1989ء کو ایک بیرنگ خط میں آپ کو احمدیت نہ چھوڑنے کی صورت میں چک سکندر کا حوالہ دے کر قتل کی دھمکی دی گئی۔ اس خط کے وصول ہونے کے تین ماہ بعد ایک دن (-) مرحوم کچہری بند ہونے کے بعد اپنی سائیکل پر گھر آ رہے تھے کہ کمپنی باغ شیخوپورہ میں داخل ہوتے ہی موٹر سائیکل پر سوار دو اشخاص نے آپ پر چاقوؤں کے متعدد وار کئے اور فرار ہو گئے اور آپ کسی علاج سے پہلے ہی اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئے اور (قربانی) کا رتبہ پا لیا۔ اناللہ ..... (قربانی) کے وقت آپ کی عمر ساٹھ سال تھی اور آپ بطور سیکرٹری جائیداد شیخوپورہ کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ پسماندگان میں آپ نے بیوہ کے علاوہ ایک لڑکا اور چار لڑکیاں یادگار چھوڑیں جو سب کے سب آجکل جرمنی میں آباد ہیں۔ بیٹا نعیم احمد کھوکھر شادی شدہ اور صاحب اولاد ہے بیٹی غزالہ بشیر قاضی عبدالمتین صاحب ایڈووکیٹ حال جرمنی کی بیگم ہیں۔ بیٹی مبارکہ فرحت حمید عباسی کی بیگم ہیں۔ ریحانہ زبیر احمد صاحب سے بیاہی ہوئی ہیں۔ فریدہ بھی شادی شدہ ہیں اور اپنے خاوند ممتاز احمد کے ساتھ جرمنی میں رہتی ہیں۔

گویا کہ تمام پسماندگان خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ دینی اور دنیاوی نعمتوں سے متمتع ہیں۔

ملک محمد دین صاحب (-) ساہیوال۔ وفات نومبر 1991ء محترم ملک محمد دین صاحب فیض اللہ چک کے ایک نواحی گاؤں کے رہنے والے تھے۔ آپ کے والد کا نام فقیر علی تھا۔ تقسیم ہند کے بعد آپ کا خاندان ساہیوال شہر میں آباد ہوا۔ آپ 1940ء کے لگ بھگ پولیس میں بھرتی ہوئے اور 1976ء کو انسپکٹر پولیس کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ اکتوبر 1984ء میں سانحہ ساہیوال (بیت الذکر) کے بعد جن گیارہ بے گناہ افراد کے خلاف جھوٹا مقدمہ قائم کیا گیا ان میں سے ایک آپ بھی تھے۔ آپ کو رات کے وقت دھوکہ کے ساتھ آپ کے گھر سے پولیس نے اس حال میں گرفتار کیا کہ آپ کو جوتا تک پہننے کی مہلت نہ دی اور اس کے بعد سات سال تک آپ ساہیوال اور ملتان کی جیلوں میں اسیر راہ مولا رہے۔

دوران اسیری پیرانہ سالی میں آپ نے طرح طرح کی صعوبتیں بڑی خندہ پیشانی اور جذبہ ایمانی کے ساتھ برداشت کیں۔ آپ کو 1985ء میں جب ایک فوجی عدالت کی طرف سے دی گئی پچیس سالہ قید کی سزا سنائی گئی تو آپ نے بے اختیار کہا پچھتر سال تو میری عمر ہو چکی ہے اب پچیس سال مزید کہاں میں قید و بند میں رہوں گا۔ آخر نومبر 1991ء میں سات سال قید و بند کی صعوبتیں جھیلتے ہوئے جیل ہی میں آپ نے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر کے (قربانی) کا عظیم مرتبہ پا لیا۔ اناللہ.... مرحوم نے دو بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کے سب بچے شادی شدہ اور صاحب اولاد اور خوش حال ہیں۔

عزیزہ فیضیہ مہدی صاحبہ تاریخ وفات 21- اکتوبر 1993ء۔ مکرمہ عزیزہ فیضیہ مہدی صاحبہ' چوہدری عبدالعزیز صاحب بھامبڑی اور محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ کی صاحبزادی اور نسیم مہدی صاحب واقف زندگی کی اہلیہ تھیں۔ ان کا وصال وطن سے دور ان ایام میں ہوا جب آپ بڑے خلوص کے ساتھ اپنے واقف زندگی خاوند کی طرح وقف کے جذبے سے سرشار ٹورانٹو میں ہمہ وقت خدمت دین میں مگن رہتی تھیں۔ 1993ء میں پہلی بار پتہ چلا کہ آپ اپنے خاوند کو پریشانی سے بچانے کے لئے اپنی سر کی ایک بہت خطرناک تکلیف کو مسلسل چھپا رہی تھیں مگر جب مزید اسے دبانا ممکن نہ رہا تو ڈاکٹری تشخیص سے معلوم ہوا کہ دراصل سر میں کینسر کی رسولی تھی جو اس عرصہ میں اتنی بڑھ چکی تھی کہ کوئی علاج کارگر نہ رہا۔ آخر اسی بیماری سے 21- اکتوبر 1993ء کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ اناللہ.....

آپ بہت صابرہ شاکرہ اور خلافت احمدیہ سے اور خلیفۂ وقت سے بے حد محبت رکھتی تھیں۔ مرحومہ چونکہ میدان جہاد میں خدا کو پیاری ہوئیں اس لئے ان کے اس نیک انجام کو بلاشبہ (قربانی) قرار دیا جا سکتا ہے۔ آپ کی یادگار ایک بیٹی اور دو بیٹے ہیں۔ بڑا بیٹا احمد مہدی ٹورانٹو یونیورسٹی میں ہے۔ بیٹی سعدیہ مہدی یارک یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہے۔ 3- جولائی کو ہفتہ کے روز ان کے والد امیر صاحب کینیڈا نے ان کے نکاح کا اعلان کیا ہے۔ چھوٹا بیٹا فرید مہدی ساتویں میں زیر تعلیم ہے۔

عبدالرحمان صاحب باجوہ (-) کراچی تاریخ (قربانی)

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

28۔اکتوبر 1994ء۔ آپ مکرم غلام جیلانی صاحب باجوہ اور امتہ الحفیظ صاحبہ کے صاحبزادے تھے۔ آپ کے خاندان کا تعلق چک نمبر 116۔L.R ضلع ساہیوال سے تھا۔ 1972ء میں والدین کے ہمراہ کراچی منتقل ہو گئے۔ جہاں آپ کو 28۔اکتوبر 1994ء کو (قربان) کردیا گیا۔

واقعہ (قربانی)۔ 1994ء میں کراچی کے علاوہ منظور کالونی میں جماعتی مخالفت کی ایک شدید لہر اٹھی جس میں فضل عمر ویلفیئر ڈسپنسری اور احمدی احباب کے گھروں پر حملے کرنے اور انہیں آگ لگانے کے پروگرام ترتیب دیئے گئے جو اکثر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ناکام ہوئے۔ ان دنوں آپ بحیثیت سیکرٹری امور عامہ ڈیوٹی دینے والے خدام کی رہنمائی کرنے کے ساتھ ساتھ دن رات کی پرواہ کئے بغیر حالات کو کنٹرول کرنے کی بھرپور کوشش کرتے رہے۔

28۔اکتوبر 1994ء بروز جمعتہ المبارک آپ اپنی ایک ہمشیرہ کے گھر سے موٹر سائیکل پر آرہے تھے کہ شام پانچ بجے کے قریب دو موٹر سائیکل سواروں نے گلی میں اپنی موٹر سائیکل کھڑی کر کے سامنے سے آپ کا راستہ روک لیا اور آناً فاناً پستول سے آٹھ فائر کئے جس سے آپ موقع پر ہی (قربان) ہو گئے۔ انا للہ... (مرحوم) کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ ایک لے پالک بیٹی تھی جو آپ کی بیوہ مکرمہ سلمیٰ رحمان صاحبہ کے گھر میں پلی ہے۔

دلشاد حسین کھچی صاحب (۔) لاڑکانہ (سندھ) تاریخ (قربانی)

31۔اکتوبر 1994ء۔ آپ مکرم زوّار محمد جمن کھچی صاحب کے صاحبزادے تھے۔ بیعت کی توفیق اگرچہ جولائی 1993ء میں ملی۔ قبول احمدیت سے قبل آپ کٹر شیعہ تھے اور آپ کے والد اور چچا وغیرہ شہر کے ایک بہت بڑے امام باڑہ کے متولی تھے۔ آپ نمازوں کی ادائیگی میں بہت باقاعدہ تھے۔ ڈش انٹینا اپنے گھر میں لگوایا جہاں غیر از جماعت احباب کو لاتے اور ان کو جماعت کے پروگرام دکھاتے تھے۔ مساجد اور امام باڑوں کے مولوی ان کے پاس آتے اور ان کو مرتد کرنے کی کوشش کرتے مگر بری طرح ناکام رہے۔ اس دوران اندر ہی اندر آپ کے خلاف سازشیں پلتی رہیں یہاں تک کہ 31۔اکتوبر 1994ء کو جبکہ آپ اپنی دوکان سے واپس گھر آرہے تھے آپ کو گولی مار کر (قربان) کردیا گیا۔ انا للہ...... آپ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ ایک بچی چھوڑی۔

سلیم احمد صاحب پال (۔) کراچی۔ آپ مکرم خدا بخش صاحب پال اور محترمہ سلیمہ بی بی صاحبہ کے ہاں ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ بعد ازاں پہلے ربوہ اور پھر کراچی منتقل ہو گئے۔ بوقت (قربانی) کراچی ہی میں آباد تھے۔

واقعہ (قربانی) منظور کالونی کراچی میں (قربان) ہونے والوں عبد الرحمان باجوہ صاحب کے بعد آپ کا دوسرا نمبر ہے۔ باجوہ صاحب کی (قربانی) کے چودہ دن بعد 10 نومبر 1994 کو محترم سلیم احمد صاحب پال جب رات کو اپنی دکان بند کر کے گھر کی طرف جا رہے تھے تو دکان سے تین گلیاں آگے دو موٹر سائیکل سواروں نے آپ پر اندھا دھند فائرنگ کر کے آپ کو موقع پر ہی (قربان) کردیا۔ انا للہ.....

(۔) مرحوم نے اہلیہ محترمہ رفیعہ بیگم صاحبہ کے علاوہ پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ بڑے بیٹے وسیم احمد پال کے علاوہ سب بچے ابھی غیر شادی شدہ ہیں۔ ان کے چھوٹے بھائیوں اور بہنوں کے جو نام معلوم ہو سکے ہیں وہ یہ ہیں۔ تنویر احمد پال' ندیم احمد پال' کلیم احمد پال' شائلہ تسنیم' صوبیہ نورین' گلشین نودین۔

انور حسین ابڑو صاحب (۔) انور آباد (لاڑکانہ)۔

19۔دسمبر 1994ء۔ آپ مولوی محمد انور صاحب ابڑو اور محترمہ جنت خاتون صاحبہ کے صاحبزادے تھے۔ آپ کا تعلق ایک ایسے معروف علمی گھرانہ سے تھا جس کو سندھ کے اس علاقہ میں تعلیم پھیلانے کی وجہ سے بہت شہرت ملی۔ اسی لئے آپ کے گھرانے کو استاد گھرانہ کہہ کر تعظیم دی جاتی تھی۔ آپ کے دادا محترم مولوی عبد الرؤف صاحب ابڑو 1947ء میں اپنی اولاد' عزیز واقارب اور شاگردوں سمیت بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ ایک استاد کے علاوہ ابڑو خاندان کے آپ بڑے پگدار بھی تھے۔ ان کی یہ ایک سندھی اصطلاح ہے۔ پگدار بڑے رئیس کو کہا جاتا ہے۔ ان کی وفات 1948ء میں ہوئی۔ ان کی وفات کے بعد مکرم مولوی محمد انور صاحب ابڑو نے اپنے بھائیوں' عزیز واقارب اور شاگردوں کے ساتھ مل کر تمام مخالفتوں کا بھرپور استقامت کے ساتھ مقابلہ کیا۔

19دسمبر 1994ء کو شام کے قریباً ساڑھے پانچ بجے ایک سفید رنگ کی کار میں رینجرز کی وردی میں ملبوس سات افراد انور آباد آئے جن میں سے ایک کے پاس لائٹ مشین گن اور چھ کے پاس کلاشنکوف رائفلیں تھیں۔ ان میں سے تین نے گوٹھ میں مختلف جگہوں پر پوزیشن سنبھال لیں اور باقی چار مولوی محمد احمد صاحب ابڑو کے مکان میں گھس گئے۔ وہاں موجود عورتوں سے کہا کہ ہم کرنل صاحب کے حکم سے خطرناک ڈاکوؤں کی تلاش میں آئے ہیں۔ خواتین نے کہا کہ یہاں کوئی ڈاکو چھپا ہوا نہیں' آپ بے شک تلاشی لے لیں۔ تلاشی کے دوران انہوں نے مولوی محمد انور صاحب ابڑو کے بارہ میں پوچھا کہ کہاں ہیں۔ انہوں نے جواب دیا باہر گئے ہوئے ہیں۔ جب سخت تلاشی کے باوجود کوئی مرد نظر نہ آیا تو ان میں سے دو افراد نے باہر (بیت) میں مکرم انور حسین صاحب ابڑو کو جو سنتوں کے بعد نفل ادا کر رہے تھے اور سجدہ میں تھے' اسی حالت میں اٹھایا اور کہا کہ تمہیں کرنل صاحب نے بلایا ہے۔ ان کے علاوہ ڈاکوؤں نے (بیت) سے ہی ظہور احمد صاحب ابڑو اور مکرم ناصر احمد صاحب ابڑو کو بھی پکڑا اور تینوں کو گھر لے آئے۔ عطاء المومن ابڑو پہلے ہی ان کے قبضہ میں تھے۔ اس کے بعد وہ مردوں کو ایک لائن میں کھڑا کر کے کہنے لگے کہ کلمہ سناؤ۔ جب سب نے کلمہ پڑھا تو (۔) (یہ لوگ) مغلظات بکنے لگے کہ تم مسلمان نہیں کچھ اور ہو۔ یہ تمہارا کلمہ نہیں تم صرف ظاہراً یہ کلمہ پڑھتے ہو۔ مکرم انور حسین صاحب ابڑو اور ان کے بیٹے ظہور پر تشدد کرتے رہے اور کہتے رہے کہ تم اپنے مرشد کو گالیاں دو جس پر انہوں نے انکار کیا تو (ان) کی گردن کے ساتھ بندوق کی نالی لگا کر کہا کہ گالیاں دو ورنہ تمہیں ماریں گے۔ (۔) مرحوم اگرچہ طبعی طور پر کمزور تھے مگر آدھ گھنٹے تک ان درندوں کے سامنے عظیم الشان استقامت کا مظاہرہ کرتے رہے اور کسی ایک لمحہ کے لئے بھی ایمان نہ ڈگمگایا۔ اس عرصہ میں ان کی خواتین نے بھی بہادری کا ثبوت دیا۔ کسی عورت نے ان کی منتیں نہیں کیں' واسطہ نہیں ڈالا اور سندھی دستور کے مطابق قدموں میں دوپٹہ نہیں ڈالا۔ اس کے بعد یہ غنڈے انہیں مارتے ہوئے باہر لے گئے اور گاؤں کے لوگوں کو مخاطب ہو کر کہا کہ آج اسلام اور قادیانیت کا مقابلہ ہے۔ دیکھو ہم انہیں کیسے مارتے ہیں اور چاروں کو گاؤں کے باہر موجود کنوئیں پر لے آئے۔ پھر ناصر احمد ابڑو کو کہا کہ تم ایک طرف ہو جاؤ۔ اس کے بعد مکرم ظہور احمد ابڑو ابن انور حسین صاحب ابڑو پر فائر کیا جو کہ نہر کے کنارے پر کھڑے ہوئے تھے۔ فائر لگتے ہی وہ پھسلے اور نہر میں گر گئے۔ ایک گولی ان کے دائیں کندھے میں لگ کر بائیں طرف سے سوراخ کرتی ہوئی نکل گئی۔ اس کے بعد مکرم انور حسین صاحب ابڑو پر گولیاں برسائیں۔ ایک گولی ان کے سر پر لگی۔

شرپسندوں کے بھاگ جانے کے بعد فوراً دونوں باپ بیٹوں کو ایک ٹیکسی میں وارہ لے جایا گیا مگر مکرم انور حسین صاحب نے راستہ ہی میں دم توڑ دیا۔ انا للہ..... ان کا بیٹا ظہور احمد بچ گیا جو آجکل اپنے بیوی بچوں کے ساتھ آسٹریلیا میں آباد ہے۔ مرحوم نے چار بیٹیاں اور پانچ بیٹے پسماندگان میں چھوڑے۔ ظہور احمد کے علاوہ باقی بچے اللہ کے فضل سے اپنی زمینوں پر آباد ہیں اور مخالفین کی خطرناک سازشوں کے باوجود خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ڈٹے ہوئے ہیں۔

(قربانی) چوہدری ریاض احمد صاحب (۔) شب قدر (مردان)

9۔اپریل 1995ء۔ مکرم چوہدری ریاض صاحب جولائی 1947ء میں ضلع لدھیانہ کی تحصیل جگراؤں کے ایک گاؤں ملہہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد چوہدری کمال الدین صاحب خود احمدی ہوئے اور قیام پاکستان کے بعد مردان میں رہائش اختیار کی۔ چوہدری ریاض احمد صاحب نے مردان میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد وہیں کاروبار شروع کیا۔ آپ نے بسلسلہ روزگار قریباً چھ سال ابو ظبی میں بھی قیام کیا جہاں سے آپ کو احمدی ہونے کی وجہ سے نکال دیا گیا۔ آپ اکثر خواہش کیا کرتے تھے کہ کاش مجھے بھی صاحبزادہ عبداللطیف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی طرح (قربانی) کی توفیق ملے۔ چنانچہ بارہا ان کو احمدیت کی خاطر تکلیفیں پہنچیں۔ مردان میں ان پر چھری سے وار کیا گیا۔ 1974ء میں سرگودھا ریلوے سٹیشن پر جن کو گولیاں لگیں ان میں یہ بھی شامل تھے اور جب انہیں گولی لگی تو فرمایا یہ تو ابھی آغاز ہے۔ گویا اسی وقت سے (قربانی) کی خواہش تھی اور جب تک زندہ رہے اسی نیت کے ساتھ زندہ رہے۔

ریاض (-) کے خسر محترم ڈاکٹر رشید احمد خان صاحب کی (دعوت الی اللہ) سے شب قدر مردان کے مکرم دولت خان صاحب کو احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق ملی۔ وہ چونکہ ایک طاقتور پٹھان خاندان سے تعلق رکھتے تھے اس لئے ان کے احمدی ہونے پر وہاں بڑا سخت ردعمل ہوا اور تمام علاقے میں ان کے متعلق قتل کے فتوے جاری ہونا شروع ہو گئے۔ دولت خان صاحب کے بھائیوں میں سے ایک بھائی سخت متشدد اور مخالفت میں پیش پیش تھا۔ اس نے افغانستان سے آئے ہوئے ایک ملّاں سے ان کے قتل کا فتویٰ لیا مگر وہ پھر بھی وہاں رہتے رہے۔ آخر پولیس نے نقص امن کی دفعہ لگا کر ان کو جیل میں ڈال دیا۔

9۔ اپریل 1995ء کی صبح جب رشید احمد صاحب اور ریاض احمد صاحب ان کی ضمانت کے لئے شب قدر گئے تو وہاں پانچ ہزار عوام کا ایک مشتعل ہجوم اکٹھا کیا جا چکا تھا اور فضل ربی بڑے زور کے ساتھ سنگسار کرنے کی تعلیم دے رہا تھا۔ چنانچہ عین احاطہ عدالت میں پولیس اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی موجودگی میں سب سے پہلے بڑے زور سے ریاض (-) کی پیشانی پر پتھر مارا گیا اور وہ نیم بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ اسی حالت میں آپ پر مزید سنگ باری کی گئی۔ لیکن آپ مسلسل کلمہ کا ورد کرتے رہے۔ آپ کی آخری آواز بھی یہی تھی لاالہ الااللہ .... اناللہ..... بعدازاں آپ کی نعش کو گھسیٹا گیا اس پر ان درندوں نے ناچ کیا اور یوں ان لوگوں نے اپنا درندہ ہونے کا ثبوت دیا۔ پولیس نے بھی ان کو بچانے کی بجائے ان کی نعش کو ٹھڈے مارے اور کہا کہ ہم بھی ثواب میں شریک ہو جائیں۔

آپ کے خسر پر بھی بہت زیادہ تشدد کیا گیا یہاں تک کہ تشدد کرنے والوں نے سمجھا کہ آپ مر چکے ہیں لیکن وہ بچ گئے اور ان کا اب تک زندہ رہنا اور روزمرہ کے فرائض سرانجام دینا ایک چلتا پھرتا معجزہ ہے۔ ایکسرے اور ڈاکٹری معائنہ کے بعد یہ قطعیت کے ساتھ ثابت ہو چکا ہے کہ آپ کے جسم کے بازوؤں کی اور ٹانگوں کی ساری ہڈیاں ٹوٹی ہوئی ہیں۔ ایک جگہ سے نہیں کئی کئی جگہ سے بازوؤں کی اور ٹانگوں کی اور ڈاکٹروں کو سمجھ نہیں آتی کہ کیسے یہ شخص چلتا پھرتا ہے۔ یعنی خدا کے فضل سے۔ انہوں نے ہر قسم کا علاج کرانے سے انکار کر دیا ہے اور کہا ہے کہ تادم آخر میں اللہ کے فضل کے ساتھ اس کے اعجاز کے سہارے زندہ رہوں گا۔ اسی جذبہ کے ساتھ اب روزمرہ کے کاروبار میں باقاعدہ حصہ لیتے ہیں۔ اس طرح ریاض (-) کی بھابھی کی یہ رؤیا بھی لفظاً لفظاً پوری ہو گئی کہ ایک بکری تو ذبح کر دی گئی اور ایک چھوڑ دی گئی۔ یہ چھوڑی ہوئی بکری بھی عملاً (قربان ہونے والوں) ہی میں داخل ہے۔ آپ کے پسماندگان میں آپ کی بیوہ کے علاوہ آپ کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں جو زیر تعلیم ہیں اور آجکل بلجیم میں مقیم ہیں۔

مبارک احمد صاحب شرما (-) شکار پور۔ آپ 1946ء میں مکرم عبدالرشید صاحب شرما کے ہاں پیدا ہوئے۔ 1950ء میں والدین کے ساتھ شکار پور سندھ میں رہائش اختیار کی۔ ڈبل ایم۔ اے کے بعد بی۔ ایڈ کیا اور محکمہ تعلیم میں ملازم ہو گئے۔ 1974ء میں جب جماعت کی مخالفت زوروں پر تھی تو ایک رات چند دوستوں کی موجودگی میں سول ہسپتال شکار پور کے سامنے آپ پر ڈنڈوں اور کلہاڑیوں سے بڑا سخت حملہ کیا گیا۔ حتیٰ کہ حملہ آور آپ کو مردہ سمجھ کر بھاگ گئے۔ آپ کے سر، ٹانگ اور باقی جسم پر گہرے زخم آئے۔ فوری طور پر سول ہسپتال میں داخل کیا گیا مگر ڈاکٹروں نے احمدی ہونے کی وجہ سے توجہ نہ دی تو آپ کو سکھر ہسپتال لے جایا گیا اور پھر وقفہ وقفہ سے کئی دوسرے شہروں میں بھی علاج کروایا جاتا رہا مگر ٹانگ کے زخم اور دماغی چوٹوں کا شافی علاج نہ ہو سکا۔ آخر آپ انہی تکالیف کے سبب 3 مئی 1995ء کو اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔ اناللہ.... پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں چھوڑیں۔ بیٹا سہیل مبارک احمد شرما اس وقت جامعہ احمدیہ ربوہ میں درجہ ثالثہ کا طالب علم ہے۔

محمد صادق صاحب (-) چٹھہ داد ضلع حافظ آباد۔ یوم (قربانی) 8 نومبر 1996ء۔ آپ کے خاندان میں جو کٹر اہل حدیث تھا آپ کے والد صاحب سے بھی پہلے آپ کے بڑے بھائی ہدایت اللہ صاحب کو احمدی ہونے کی توفیق ملی۔ محمد صادق صاحب کو جو ابھی احمدی نہیں ہوئے تھے اس کا سخت رنج تھا مگر والد کے احترام میں خاموش رہے۔ مگر جونہی والد کی وفات ہوئی، آپ نے اور دوسرے بھائی عنایت اللہ نے اپنے احمدی بھائی ہدایت اللہ کی زندگی اجیرن کر دی۔ 1974ء میں جماعت کے خلاف تحریک زوروں پر تھی اور لوگ کہہ رہے تھے کہ اب ایسی دیوار سی بن گئی ہے کہ آئندہ اس وجہ سے کوئی احمدی نہیں ہو گا جو اس دیوار کو پھلانگ سکے۔ لیکن مخالفین نے یہ اعجاز دیکھا کہ خود محمد صادق صاحب کو مخالفت کی دیوار پھلانگ کر احمدی ہونے کی توفیق ملی اور ہر طرف احمدیت کا پیغام پہنچانے میں ننگی تلوار بن گئے۔ آپ ہی کی (دعوت الی اللہ) سے محمد اشرف صاحب (-) آف جلہن ضلع گوجرانوالہ بھی احمدی ہوئے جن کی قبول احمدیت نے جلتی پر تیل کا کام کیا اور محمد صادق صاحب کی مخالفت اور بھی تیز ہو گئی۔ مگر محمد صادق صاحب نے تازندگی (دعوت الی اللہ) جاری رکھی اور خدا کے فضل سے آپ کو پندرہ مزید کٹر اہل حدیث اشخاص کو احمدی (-) بنانے کی توفیق ملی۔

اس دوران نومبر 1996ء کو جبکہ آپ جمعہ پر جا رہے تھے راستہ میں ایک پل کے پاس دشمن تاک لگائے بیٹھا تھا۔ جونہی آپ پل کے پاس پہنچے انہوں نے گولیاں برسا کر آپ کو چھلنی کر دیا اور وہیں موقعہ پر ہی آپ (قربان) ہو گئے۔ اناللہ.... پسماندگان میں بیوہ محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے چھوڑے۔ بڑے بیٹے مکرم عصمت اللہ صاحب آرمی میں ملازم ہیں اور شادی شدہ ہیں۔ دوسرے بیٹے نعمت اللہ صاحب بھی شادی شدہ ہیں۔ تیسرے بیٹے رضوان احمد صاحب مڈل پاس کرنے کے بعد فارغ ہیں۔ بیٹی نصرت شہزادی صاحبہ ابھی تعلیم حاصل کر رہی ہیں اور غیر شادی شدہ ہیں۔

(قربانی) **چوہدری عتیق احمد صاحب باجوہ (-) وہاڑی۔** مکرم چوہدری عتیق احمد صاحب باجوہ 1939ء میں فیصل آباد کے ایک گاؤں بہلول پور میں مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابھی آپ آٹھ سال کے تھے کہ والد وفات پا گئے اور آپ کی والدہ محترمہ شریفہ بیگم صاحبہ نے بہت محنت اور دعاؤں سے آپ کی پرورش کی۔ شریفہ بیگم صاحبہ بہت نیک اور دعا گو خاتون ہیں اور خدا کے فضل سے ابھی تک زندہ ہیں۔ چوہدری عتیق احمد صاحب باجوہ نے ابتدائی تعلیم وہاڑی سے حاصل کی۔ پنجاب یونیورسٹی سے ایل ایل بی کا امتحان پاس کر کے وہاڑی میں وکالت شروع کر دی۔ اور ہمیشہ سچ پر مبنی کیس لیا کرتے تھے۔ اوائل جوانی سے ہی آپ مختلف جماعتی عہدوں پر فائز رہے۔ پہلے آپ قائد ضلع، سیکرٹری اصلاح وارشاد اور قریباً نو سال تک امیر ضلع وہاڑی رہے۔ بہت مخلص احمدی اور نڈر داعی الی اللہ تھے۔ چندوں کی ادائیگی اور تمام مالی تحریکات میں آپ کی شمولیت ایک مثالی حیثیت رکھتی تھی۔ آپ اسیر راہ مولیٰ بھی رہے۔ اس دوران آپ اٹھارہ دن ملتان جیل میں قید رہے۔

واقعہ (قربانی) آپ 19۔ جون 1997ء کو شام پانچ بجے اپنی گاڑی پر زمینوں کی طرف جا رہے تھے کہ وہاڑی سے کچھ فاصلہ پر دو موٹر سائیکل سواروں نے آپ پر فائرنگ کر دی جس سے آپ اور آپ کا ڈرائیور موقعہ پر ہی دم توڑ گئے۔ اناللہ..... بوقت (قربانی) آپ کی عمر اٹھاون سال تھی۔ پسماندگان میں والدہ کے علاوہ بیوہ ڈاکٹر نسرین عتیق باجوہ صاحبہ اور ایک بیٹی اور تین بیٹے چھوڑے۔ بیٹی خولہ عتیق شادی شدہ ہیں۔ اور راولپنڈی میں آباد ہیں۔ بڑا بیٹا فرید احمد باجوہ آسٹریلیا میں کمپیوٹر کی اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہا ہے اور دو جڑواں بیٹے نعیم احمد باجوہ اور خلیل احمد باجوہ الیکٹرانک انجینئرنگ کی اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب (-) ڈھونیکے (ضلع گوجرانوالہ)۔ تاریخ (قربانی) 26-27۔ اکتوبر 1997ء کی درمیانی رات۔ مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب راجوری بھارتی کشمیر کے ایک گاؤں وداستی میں پیدا ہوئے۔ 1947ء میں والدین کے ہمراہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہجرت کر کے واہ کینٹ آ گئے۔ ابتدائی تعلیم پہلے واہ کینٹ اور پھر وزیر آباد میں حاصل کی۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو خاص دست شفا عطا فرمایا اور سارا علاقہ آپ کی انسانیت دوستی' ہمدردی اور طبی خدمات کا معترف تھا۔ باوجود ایک کم تعلیم یافتہ ڈاکٹر ہونے کے لوگ دور دراز سے آپ کے پاس علاج کے لئے آتے تھے۔ خدمت خلق میں مصروف ہونے کے علاوہ آپ مختلف جماعتی عہدوں پر بھی فائز رہے۔ صف اول کے مالی قربانی کرنے والے تھے۔ اپنے کلینک سے متصل جگہ (بیت) کے طور پر جماعت کو دے رکھی تھی۔

واقعہ (قربانی)۔ 26 اور 27۔اکتوبر 1997ء کی درمیانی شب محترم ڈاکٹر صاحب کو گھر سے اغواء کیا گیا۔ اور پھر بڑی بیدردی سے قتل کر کے گاؤں کے قریب بہنے والے معروف برساتی نالے "پلکھو" میں پھینک دیا گیا۔ ایک مجرم زمان شاہ کی نشاندہی پر پولیس نے علاقہ کے تین معززین کے ذریعہ نعش برآمد کروائی۔ پسماندگان میں بیوہ محترمہ نسیم بیگم صاحبہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے۔ بیٹیوں میں سے ایک مکرمہ امتہ النصیر صاحبہ اہلیہ مکرم کمال الدین صاحب کارکن نظارت تعلیم ربوہ ہیں۔ دوسری مکرمہ امتہ الحفیظ صاحبہ اہلیہ طارق محمود صاحب چونڈہ میں ہیں۔ تیسری امتہ المحمود صاحبہ ساتویں کلاس میں پڑھتی ہیں اور اپنی بہن امتہ النصیر صاحبہ کے پاس ربوہ میں ہی رہتی ہیں۔ بیٹوں میں سے مکرم نصیر احمد صاحب وزیر آباد میں رہائش پذیر ہیں اور اپنے والد صاحب کا کلینک چلا رہے ہیں۔ مکرم حفیظ احمد صاحب کراچی میں الیکٹرانکس انجینئر ہیں اور مکرم محمود احمد صاحب امریکہ میں رہائش پذیر ہیں۔

مظفر احمد صاحب شرما (-) شکارپور۔ تاریخ (قربانی) 12۔دسمبر 1997ء امیر جماعت ہائے احمدیہ اضلاع شکارپور' جیکب آباد' سکھر اور گھوٹکی محترم عبدالرشید صاحب شرما کے صاحبزادے تھے۔ بڑے مخلص اور دین کی غیرت رکھنے والے فدائی احمدی تھے۔ دعوت الی اللہ کا بڑا شوق تھا۔ پیشہ کے لحاظ سے وکیل تھے لیکن عملاً وکالت نہیں کی۔ بلکہ اپنے والد کے کاروبار میں ان کی معاونت کرتے رہے۔ بوقت (قربانی) ضلعی سیکرٹری امور عامہ اور قاضی کی خدمت آپ کے سپرد تھی۔ اس سے پہلے آپ قائد خدام الاحمدیہ ضلع بھی رہے۔ شکارپور پریس کلب کے جنرل سیکرٹری اور بار ایسوسی ایشن کے ممبر بھی تھے۔ اپنے اثر و رسوخ اور خدمت خلق کا جذبہ رکھنے کی وجہ سے عوام الناس میں بہت ہردلعزیز تھے۔ سندھ میں پیدا ہوئے اور بڑی روانی سے سندھی بولتے تھے۔ آپ کا خاندان شکارپور میں اکیلا احمدی گھرانہ تھا۔ اس خاندان نے جماعت کی وجہ سے آنے والی جملہ مصیبتوں کا پوری ثابت قدمی کے ساتھ مقابلہ کیا۔

ان کا کارخانہ ایک ظالمانہ حملہ میں مکمل طور پر برباد کر دیا گیا۔ دھمکی آمیز خطوط لکھے گئے لیکن ان کے پائے ثبات میں کوئی فرق نہ پڑا۔ اخبارات میں ان کے بارہ میں انتہائی غلیظ بیانات شائع ہوتے رہے جن میں بیان دینے والوں کے نام بھی درج ہوتے جو انتظامیہ سے بار بار مطالبہ کرتے کہ یہ مرکز سے مرد اور مستورات بلوا کر مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں اس لئے فوری طور پر ان کو یہاں سے نکالا جائے اور اگر ایسا نہ کیا گیا تو ہم خود یہ کام سنبھال لیں گے مگر حکومت نے مخالفین کی ان دھمکیوں سے واقف ہونے کے باوجود کوئی نوٹس نہ لیا۔

واقعہ (قربانی) 12۔دسمبر 1997ء کو شام پونے آٹھ بجے آپ اپنی بھابی محترمہ غزالہ بیگم صاحبہ بیوہ مبارک احمد صاحب (-) اور ان کی بچیوں کو گاڑی پر سوار کرانے کے لئے ریلوے اسٹیشن جا رہے تھے۔ بھابی اور بچے تانگے پر سوار تھے اور آپ تانگے کے پیچھے موٹر سائیکل پر جا رہے تھے کہ سول ہسپتال کے قریب اچانک پیچھے سے ایک موٹر سائیکل سوار آیا اور اس نے آپ پر گولی چلادی۔ گولی لگنے سے آپ زمین پر گر گئے۔ تانگہ سے اتر کر بھابی نے اٹھایا۔ اس وقت آپ ابھی زندہ تھے' فوری طور پر ہسپتال لے جایا گیا مگر بہت تاخیر ہو چکی تھی اور کوئی کوشش کارگر نہ ہوئی اور آپ نے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ اناللہ..... بوقت (قربانی) آپ کی عمر 42 سال تھی۔ پسماندگان میں بیوہ مکرمہ فوزیہ بیگم صاحبہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے۔ تینوں بچے غزالہ نصرت' ریحانہ عنبر اور عزت احمد نو سے تیرہ سال کی عمروں کے ہیں اور زیر تعلیم ہیں اور والدہ کے ساتھ سویڈن میں رہتے ہیں۔

(قربانی) میاں محمد اکبر اقبال صاحب۔ تاریخ (قربانی) 14-15 فروری 1998ء کی درمیانی رات۔ آپ کا تعلق لاہور کی میاں فیملی سے تھا۔ آپ حضرت میاں تاج دین صاحب کے پوتے تھے جو کہ لاہور کے نیک مخلص اور دعاگو بزرگ اور میاں معراج دین صاحب اور میاں سراج دین صاحب کے چھوٹے بھائی تھے۔ حضرت مسیح موعود (-) لاہور آمد کے دوران کبھی کبھی ان کے ہاں آ کر قیام فرمایا کرتے تھے۔ ان کے گھر کا نام تھا مبارک منزل دلی دروازہ لاہور۔ میاں محمد اکبر اقبال 15 جنوری 1925ء کو میاں کمال دین صاحب کے ہاں لاہور میں پیدا ہوئے۔ 1945ء میں اپنی زندگی وقف کی۔ 1946ء میں آپ کو جیننگ اینڈ پراسسنگ فیکٹری کنری میں کام کرنے کے لئے بھیجا گیا جہاں آپ نے خوب محنت سے کام کیا اور جنرل مینجر کے عہدے تک ترقی پائی۔

1993ء میں آپ کو یوگنڈا کے ایک شہر جنجہ (Jinja) میں ایک جماعتی فیکٹری میں خدمت کے لئے بھجوایا گیا۔ جہاں آپ (قربانی) تک خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اتنے قابل تھے اور مزدوروں سے ایسا اعلیٰ سلوک تھا کہ بارہا وہاں کوشش کی گئی کہ جس طرح باقی فیکٹریوں میں ہڑتال ہوتی ہے یہاں بھی ہڑتال کروائی جائے مگر مزدوروں نے صاف انکار کر دیا کیونکہ ان کا بہت نیک اثر ان پہ تھا۔

واقعہ (قربانی) ڈاکو 8 فروری 1998ء کی شب آپ کی رہائش گاہ میں نقب لگا کر داخل ہوئے اور آپ پر حملہ کر کے کسی آہنی چیز سے آپ کے سر پر ضربیں لگائیں جن کی وجہ سے آپ شدید زخمی ہو گئے۔ قریب ہی ایک احمدی دوست ناصر احمد صاحب رہتے تھے وہ جب آپ کو نماز فجر کے لئے بلانے آئے تو دیکھا کہ آپ شدید زخمی حالت میں فرش پر گرے پڑے ہیں۔ انہوں نے جماعت کو اور پولیس کو اس وقوعہ کی اطلاع کی۔ آپ کو ضروری کارروائی کے بعد فوراً ہسپتال داخل کروایا گیا مگر زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے آپ مسلسل بیہوش رہے اور ہر طرح کی طبی امداد دینے کے باوجود جانبر نہ ہو سکے۔ آخر 14 اور 15 فروری کی درمیانی شب اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔ اناللہ..... (-) مرحوم کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

پسماندگان میں بیوہ مکرمہ ممتاز صاحبہ کے علاوہ چار بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑیں۔ مکرم محمد ارشاد قبال صاحب عزیز آباد کراچی میں زعیم مجلس انصار اللہ ہیں' شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ مکرم مرزا ناصر محمود صاحب مربی سلسلہ لاہور کینٹ بھی شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ مکرم اقبال محمود صاحب ٹیکنیکل ایجوکیشن سندھ میں سرکاری ملازم ہیں اور ماڑی پور مجلس کے ناظم اطفال ہیں۔ مظفر محمود صاحب لاہور میں ذاتی کاروبار کرتے ہیں اور مقامی مجلس کے ناظم عمومی ہیں۔ مکرمہ فاختہ بیگم صاحبہ مکرم خلیل الرحمان صاحب مغل راولپنڈی کی اہلیہ ہیں۔ مکرمہ افتخار بیگم صاحبہ اپنے بھائیوں کے ساتھ کراچی میں رہتی ہیں اور عزیز آباد کراچی میں لجنہ کی سیکرٹری ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی ساری اولاد دینی اور دنیاوی ہر لحاظ سے صف اول میں ہے اور خدا کے فضل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے بے شمار انعامات کی شاہد ہے۔

عزیزم محمد جری اللہ مظفر۔ کینیا۔ تاریخ وفات 21۔جون 1998ء عزیز جری اللہ 18 مئی 1993ء کو مکرم مظفر احمد صاحب درانی امیر و مشنری انچارج تنزانیہ کے ہاں ربوہ میں پیدا ہوئے تھے۔ عزیز کے والد جب کینیا میں تھے تو انہوں نے ایک پہاڑی پر اپنی بیٹی کی آمین منعقد کرنے کا پروگرام بنایا جس کے ساتھ ہی ایک برساتی نالہ بہتا تھا۔ وہاں کھیل کود میں مشغول تھے کہ پاؤں پھسلنے کے نتیجہ میں عزیزم محمد جری اللہ مظفر برساتی نالے میں گرا اور تیز پانی کی لپیٹ میں آ کر نظروں سے غائب ہو گیا۔ اناللہ.... چونکہ ایک واقف زندگی کا بیٹا وقف کے دوران وطن سے دور ڈوب کر غرق ہوا اس لئے ڈوب کر غرق ہونے والے کو ویسے ہی آنحضرت ﷺ نے (قربان) قرار دیا ہے تو یہ (قربانی) اس رنگ میں ایک دوہری (قربانی) تھی۔ ایک ہفتہ کی مسلسل تلاش کے بعد آٹھویں روز اس کی لاش مل گئی۔ 29 جون 1998ء کو احمدیہ (بیت الذکر) کسومو کینیا میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور نیروبی میں احمدیہ قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد ایوب اعظم صاحب (-) واہ کینٹ۔ تاریخ (قربانی) 7 جولائی 1998ء۔ آپ محترم شیخ نیاز الدین صاحب (مرحوم) اور محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ (مرحومہ) کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ کے نانا حضرت شیخ عمرالدین صاحب (-) حضرت مسیح موعود (-) کے (رفقاء) میں سے تھے۔ والد بعد میں خلافت ثانیہ کے دوران احمدی ہوئے۔ آپ کی شادی محترمہ بشریٰ منہاس صاحبہ بنت مکرم محمد افضل منہاس صاحب ایڈووکیٹ مرحوم (راولپنڈی) کے ساتھ ہوئی۔ آپ ایک مخلص احمدی تھے۔ B.Sc کرنے کے بعد آرڈیننس فیکٹری واہ کینٹ میں بطور چارج مین ملازم ہوئے اور ترقی کر کے فورمین کے عہدہ تک پہنچے۔ بعد ازاں اسسٹنٹ ورکس مینجر مقرر ہوئے لیکن پھر نامعلوم وجوہات کی بناء پر 1991ء میں آپ کو ریٹائر کر دیا گیا۔ نامعلوم سے مراد یہ ہے کہ پتہ ہے جماعت کی دشمنی میں کیا گیا تھا مگر حکومتی ریکارڈ کے مطابق وجوہات نامعلوم ہیں۔ اس کے بعد آپ بسلسلہ ملازمت سعودی عرب چلے گئے۔ 1995ء میں واپس آکر پھر (قربانی) تک واہ کینٹ میں ہی رہے۔

واقعہ (قربانی) 7 جولائی 1998ء تقریباً ساڑھے آٹھ بجے رات آپ گھر سے نکلے اور محلہ کی ایک قریبی دکان پر گئے۔ وہاں سے واپس گھر آرہے تھے کہ قاتل اچانک تاریکی سے نکل کر آپ کے سامنے آئے۔ آپ کا نام پوچھا اور یہ بھی پوچھا کہ آپ احمدی ہیں۔ اور ایک اور آدمی کا نام بھی پوچھا کہ آپ کسی نذیر احمدی کو جانتے ہیں تو آپ نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ اس کے بعد قاتلوں میں سے ایک نے آپ پر دو فائر کئے اور بھاگ اٹھے۔ آپ پر چونکہ گھر کے قریب ہی فائر کئے گئے تھے اس لئے آپ نے زخمی ہونے کے بعد گھر والوں کو آوازیں دیں جو آپ کی آواز پر فوراً باہر آئے اور زخمی حالت میں آپ کو ہسپتال لے گئے لیکن آپ راستہ ہی میں وفات پا گئے۔ اناللہ..... (-) مرحوم نے ایک بیٹا اور تین بیٹیاں پسماندگان میں چھوڑیں۔

(قربانی) **مکرم ملک نصیر احمد صاحب (-) وہاڑی تاریخ (قربانی) 4۔ اگست** 1998ء۔ آپ کے والد مکرم غلام علی صاحب 1911ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ ملک نصیر احمد صاحب 1913ء میں فیض اللہ چک میں پیدا ہوئے۔ عملی زندگی کا آغاز محکمہ پولیس کی ملازمت سے کیا اور سب انسپکٹر کے عہدہ سے 1967ء میں ریٹائر ہونے کے بعد وہاڑی میں مستقل رہائش اختیار کر لی۔ ایک جننگ فیکٹری کے مالک ہونے کے ساتھ ساتھ فلپس کمپنی کی ایجنسی بھی آپ کے پاس تھی۔ آپ وہاڑی کی ایک بااثر شخصیت تھے۔ نہایت دبنگ، غریبوں کے ہمدرد اور بڑے مہمان نواز تھے۔ آپ سالہا سال تک جماعت احمدیہ وہاڑی کے سیکرٹری امور عامہ رہے۔ دو دفعہ زعیم اعلیٰ انصار اللہ بنے اور جولائی 1998ء سے صدر کے عہدہ پر فائز تھے۔ بڑے نڈر داعی الی اللہ تھے۔ خلافت سے بے انتہا محبت تھی۔ باجماعت نماز کے بڑے پابند تھے حتیٰ کہ پچاسی سال کی عمر میں بھی آپ کی ہمیشہ یہ کوشش ہوتی کہ ہر نماز بیت الذکر میں ادا کریں۔

4۔ اگست 1998ء کو بیت الذکر میں نماز فجر کی ادائیگی کے لئے، یعنی یہ ان کا جذبہ تھا باجماعت نماز کی ادائیگی کے لئے کہ اس عمر میں موٹر میں بیٹھ کر (بیت) پہنچے۔ صبح پونے چار بجے کار پر روانہ ہوئے تھے۔ ابھی آپ اپنی کار سے اترے ہی تھے کہ حملہ آوروں نے جو پہلے سے گھات لگائے بیٹھے تھے آپ پر فائرنگ کر دی۔ ایک گولی سینے میں لگی جس سے موقعہ پر ہی آپ نے جام (قربانی) نوش کیا۔ اناللہ..... حملہ آور آپ کی گاڑی لے کر فرار ہو گئے۔ اس وقت ابھی بیت الذکر میں کوئی نمازی نہیں آیا تھا۔ جب نمازی آئے تو انہوں نے آپ کو بیت الذکر کے قریب (قربان) ہونے کی حالت میں پایا۔ اسی دن آپ کی نعش ربوہ لائی گئی جہاں بعد نماز جنازہ تدفین ہوئی۔ پسماندگان میں آپ نے دو بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑیں۔

مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب بگھیو (-) نوابشاہ۔ تاریخ (قربانی) 10۔ اکتوبر 1998ء۔ آپ کے پڑنانا حضرت اخوند محمد رمضان صاحب، حضرت مسیح موعود (-) کے قدیمی (رفقاء) میں سے تھے جنہیں 1898ء میں بیعت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس لحاظ سے سندھی خاندانوں میں سے آپ قدیم ترین (رفقاء) کی اولاد میں سے تھے۔ ماسٹر صاحب تقریباً چوبیس سال نواب شاہ کے قریبی گاؤں میں بطور پرائمری ٹیچر متعین رہے۔ آپ بہت نیک، متقی، تہجد گزار بزرگ تھے۔ خاموش طبع، بے لوث خدمت کرنے والے اور مخلص انسان تھے۔ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں یکساں ہر دلعزیز تھے۔

ایک عرصہ سے دو تین مولوی ماسٹر صاحب کو دھمکیاں دے رہے تھے کہ یہاں سے چلے جاؤ ورنہ ہم تمہیں نہیں چھوڑیں گے۔ رات کے وقت وہ کبھی کبھی آپ کے گھر میں پتھر بھی پھینکتے تھے۔ 10۔ اکتوبر 1998ء کی صبح نماز فجر کی ادائیگی کے بعد جب آپ گھر پر ہی تھے کہ آپ کے دروازہ کی گھنٹی بجی۔ جیسے ہی آپ باہر نکلے تو ایک آدمی نے آپ پر پستول سے فائر کیا۔ اس حملہ سے آپ دروازہ پر ہی گر گئے اور چند لحوں میں ہی موقعہ پر (قربان) ہو گئے۔ اناللہ.....

آپ کے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چار بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ بڑے بیٹے غلام حیدر بگھیو نیشنل ہائی وے میں بڑے عہدہ پر فائز ہیں۔ دوسرے بیٹے حمید احمد بگھیو سندھ سیکرٹریٹ کراچی میں ملازم ہیں اور تیسرے بیٹے سلیم احمد بگھیو لیاقت میڈیکل کالج میں فائنل ایئر کے طالب علم ہیں۔ چوتھے بیٹے خالد احمد بگھیو سندھ یونیورسٹی میں کامرس کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ بیٹیوں میں بڑی بیٹی شادی شدہ ہیں اور باقی دو ابھی غیر شادی شدہ ہیں۔

اب چونکہ وقت ختم ہو گیا ہے جو چند (قربان ہونے والوں) کا تذکرہ باقی رہتا ہے وہ انشاء اللہ تعالیٰ اگلے خطبہ میں بیان کر دیا جائے گا اور پھر جلسے کے متعلق ہدایات بھی اسی خطبے میں دے دی جائیں گی۔ (حضور انور نے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا) اس عرصہ میں ہو سکتا ہے کچھ اور بھی مل جائیں اگر مل گئے تو پوچھ کے شامل کر لینا ورنہ یہی ذکر ہے۔ باقی تاریخ احمدیت میں انشاء اللہ چھپتا رہے گا۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 3 ستمبر 1999ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

منگل 12۔ اکتوبر 1999ء

12-45 a.m. ترکش پروگرام۔
1-15 a.m. روحانی خزائن۔ نور القرآن۔
2-10 a.m. ہومیوپیتھی کلاس۔
3-00 a.m. نارویجین زبان سیکھئے۔
4-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-40 a.m. چلڈرنز کلاس۔ سبق نمبر 32
5-10 a.m. لقاء مع العرب۔
6-10 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ خدام ریلی۔
7-00 a.m. اردو کلاس۔
8-20 a.m. نارویجین زبان سیکھئے۔
8-50 a.m. ہومیوپیتھی کلاس۔
10-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
10-30 a.m. چلڈرنز کلاس۔ سبق نمبر 32
11-00 a.m. پشتو پروگرام۔ خطبہ جمعہ 10-4-98 پشتو ترجمے کے ساتھ۔
12-05 p.m. روحانی خزائن۔ نور القرآن۔
12-55 p.m. لقاء مع العرب۔
1-40 p.m. اردو کلاس۔
2-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-40 p.m. سویڈش زبان سیکھئے۔
5-00 p.m. فرام دی آرکائیوز۔ خطبہ جمعہ 26-1-90
6-00 p.m. بنگالی سروس۔
7-00 p.m. ترجمۃ القرآن کلاس۔ سبق نمبر 37
8-05 p.m. چلڈرنز کارنر ورک شاپ نمبر 1۔ از احمدیہ ٹیلی ویژن پاکستان۔
8-20 p.m. چلڈرنز کارنر۔ تفریح اور تعلیم ناصرات راولپنڈی۔
8-55 p.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔
10-30 p.m. اردو کلاس۔
11-40 p.m. لقاء مع العرب۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بدھ 13۔ اکتوبر 1999ء

12-45 a.m. نارویجین سروس۔
1-05 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ روشنی کا سفر۔ محمد اکرم صاحب کے ساتھ ایک ملاقات۔
1-25 a.m. ہماری کائنات۔ جہاز اور راکٹس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیش کش سید طاہر احمد صاحب۔

1-55 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس۔ سبق نمبر 37

3-00 a.m. سویڈش زبان سیکھئے۔

3-20 a.m. تقریر۔

4-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔

4-35 a.m. چلڈرنز کارنر ورک شاپ نمبر 1

5-00 a.m. لقاء مع العرب۔

6-00 a.m. فرام دی آرکائیوز خطبہ جمعہ 26-1-90

7-00 a.m. اردو کلاس۔

8-05 a.m. سویڈش زبان سیکھئے۔

8-25 a.m. تقریر۔

9-00 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس۔ سبق نمبر 37

10-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔

10-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔ ورک شاپ نمبر 1

11-05 a.m. سواحیلی آئٹم۔ سواحیلی مذاکرہ میزبان مولانا عبدالباسط شاہد صاحب۔

12-05 p.m. ہماری کائنات۔ ہوائی جہاز و راکٹس۔

12-25 p.m. احمدیت کی تاریخ کا ایک ورق۔

12-55 p.m. لقاء مع العرب۔

1-55 p.m. اردو کلاس۔

2-55 p.m. انڈونیشین سروس۔

4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔

4-35 p.m. سپینش زبان سیکھئے۔

5-00 p.m. ملاقات اردو بولنے والے احباب کے ساتھ۔

6-05 p.m. بنگالی سروس۔

7-05 p.m. ترجمۃ القرآن کلاس۔ سبق نمبر 38

8-00 p.m. چلڈرنز کارنر۔ گلدستہ۔

8-35 p.m. چلڈرنز کارنر۔ ڈاکو منٹری۔ دوسرا کتاب میلہ ربوہ۔

8-55 p.m. جرمن سروس۔

10-05 p.m. تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔

10-35 p.m. اردو کلاس۔

11-35 p.m. لقاء مع العرب۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جمعرات 14۔ اکتوبر 1999ء

12-35 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن فرانس۔

1-05 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن۔ لائف سٹائل المائدہ۔

1-20 a.m. درثمین۔

1-45 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس۔ سبق نمبر 38

2-45 a.m. سپینش زبان سیکھئے۔

3-10 a.m. تقریر۔ از ڈاکٹر عبدالخالق صاحب۔

4-05 a.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں۔

4-35 a.m. چلڈرنز کارنر۔ گلدستہ۔

5-10 a.m. لقاء مع العرب۔

6-10 a.m. اردو بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات۔

7-15 a.m. اردو کلاس۔

8-05 a.m. سپینش زبان سیکھئے۔

8-35 a.m. درس ملفوظات۔

8-55 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس۔ سبق نمبر 38

10-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔

10-35 a.m. چلڈرنز کارنر۔ گلدستہ۔

11-10 a.m. سندھی پروگرام۔ خطبہ جمعہ۔ 4-7-98

12-15 p.m. احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل المائدہ۔

12-25 p.m. درثمین

12-45 p.m. لقاء مع العرب۔

2-00 p.m. اردو کلاس۔

3-05 p.m. انڈونیشین سروس۔

4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔

4-35 p.m. عربی زبان سیکھئے۔

5-00 p.m. تبرکات۔ تقریر حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب جلسہ سالانہ 1968ء

5-50 p.m. بنگالی سروس۔

7-00 p.m. ہومیوپیتھی کلاس۔

8-05 p.m. چلڈرنز کارنر۔ ورک شاپ نمبر 2

8-25 p.m. چلڈرنز کارنر۔ واقفین نو۔

8-55 p.m. جرمن سروس۔

10-05 p.m. تلاوت۔ درس ملفوظات۔

10-30 p.m. اردو کلاس۔

11-40 p.m. لقاء مع العرب۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم رشید احمد ضیاء صاحب کارکن دارالقضاء ربوہ کی والدہ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ کے کولہے کی ہڈی میں فریکچر ہو گیا ہے۔ اور میاں محمد ٹرسٹ ہسپتال فیصل آباد میں ان کا آپریشن ہوا ہے۔

احباب سے موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم مولانا منیرالدین احمد صاحب تحریر کرتے ہیں کہ گذشتہ دنوں میرے بھتیجے عزیزم ڈاکٹر عبدالحکیم ناصر مقیم امریکہ کو اچانک دل کی تکلیف ہو گئی تھی۔ جس کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہونا پڑا۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست کی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ علاج معالجہ کے بعد عزیزم گھر آگئے ہیں۔ احباب جماعت کا شکریہ۔ مزید دعا کے لئے درخواست ہے۔

○ محترم چوہدری مختار احمد صاحب نشتر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے دل کا بائی پاس ہو گیا ہے اور کامیاب رہا۔ لیکن ابھی تک وہ نیشنل ہسپتال ڈیفنس لاہور میں زیر علاج ہیں۔

احباب سے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

واجپائی دوبارہ وزیراعظم

بھارتی وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی کو اتفاق رائے سے بی جے پی کا دوبارہ پارلیمانی لیڈر منتخب کر لیا گیا ہے۔ وزیر داخلہ کے ایل ایڈوانی نے ان کا نام پیش کیا۔ اب واجپائی 13۔ اکتوبر کو نئے عہدے کی مدت کے لئے حلف اٹھائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ معاشی اصلاحات کے منصوبے جاری رکھنے کیلئے نئی حکومت کو سخت اقدامات کرنے ہونگے قوم کمر کس لے۔

سی ٹی بی ٹی پر دستخط کا امکان

بھارتی زی ٹی وی نے قیاس آرائی کی ہے کہ صدر کلنٹن کے دورہ پاکستان و بھارت سے قبل بھارت سی ٹی بی ٹی پر دستخط کر سکتا ہے۔

میکسیکو مرنے والوں کی تعداد 400

میکسیکو میں سیلاب سے مرنے والوں کی تعداد 400 سے تجاوز کر گئی ہے۔ سیلاب سے اڑھائی لاکھ افراد متاثر ہوئے ہیں۔ ابھی تک بڑی تعداد میں لوگ لاپتہ ہیں۔ سب سے زیادہ تباہی مٹی کے تودے گرنے سے ہوئی اور میکسیکو کا ہیٹسن لینڈ نامی گاؤں مٹی کے تودے گرنے سے صفحہ ہستی سے مٹ گیا۔ میکسیکو کے ہزاروں فوجی متاثرہ افراد کی بحالی اور امدادی کاموں میں سویلین انتظامیہ کے ساتھ مصروف ہیں۔

امداد کی اپیل کرنے سے انکار

میکسیکو کے صدر نے اپنے ملک میں سیلاب اور تودے گرنے سے ہونے والی تباہی پر کسی قسم کی بیرونی امداد کی اپیل کرنے سے انکار کر دیا ہے اور کہا ہے کہ وہ ملکی وسائل سے بحالی کا کام سرانجام دینے کا عزم رکھتے ہیں۔

چیچنیا کی شہری آبادی کو نشانہ بنانے کا اعتراف

روس نے چیچنیا کی شہری آبادی کو نشانہ بنانے کا اعتراف کر لیا ہے۔

بقیہ صفحہ 1

انسپکٹران مال کم از کم میٹرک سی گریڈ اور عمر کم از کم 18 سال ہونا لازمی ہے۔

۲۔ درخواستیں 31۔ اکتوبر 1999ء تک دفتر نظارت دیوان میں بھجوادیں۔ درخواستوں کے ساتھ تعلیمی قابلیت کی مصدقہ نقول اور صدر جماعت کی تصدیق ساتھ بھجوائیں نیز شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی بھی ہمراہ دیں۔

(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

جاوید پینٹ اینڈ سینٹری سٹور
383-2-BII نزد برکت چوک ابوبکر روڈ
ٹاؤن شپ لاہور۔ فون پی پی 5112072

سکرین پرنٹنگ کی دنیا میں ایک منفرد اور جانا پہچانا نام
خان نیم پلیٹس
نیم پلیٹس، سٹکرز، مونوگرامز، کلاک ڈائلز، ہیلڈز، اور بہت کچھ جو آپ چاہیں سکرین پرنٹ کیا جاتا ہے۔
لاہور فون: 5150862-5123862 ای میل: knp@nexlinx.net.pk

احباب جماعت احمدیہ کیلئے سستا اور معیاری پیکیج
4000 روپے میں 8 فٹ ڈش کیساتھ مکمل برائے احمدیہ چینل حاصل کریں۔
پروپرائٹر شوکت ریاض قریشی
نواز سیٹلائٹ فیصل مارکیٹ 3 ہال روڈ
فون 7351722 لاہور۔5400

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی - محمد اشرف بلال
زیر نگرانی - پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خاں
اوقات کار - صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر - ناغہ بروز اتوار
86- علامہ اقبال روڈ - گڑھی شاہو - لاہور

مضبوطی میں بے مثال
کارکردگی میں لاجواب
HERCULES
ہرکولیس پٹہ کمانی
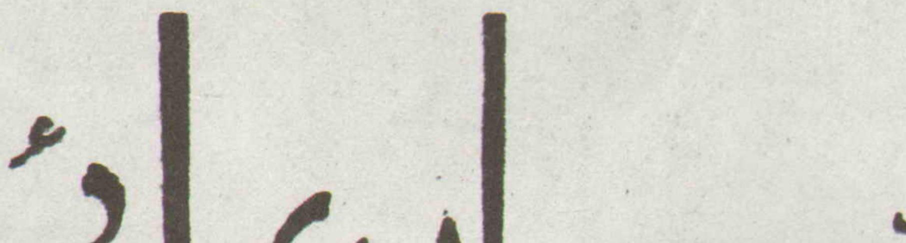
سپیشلسٹ
• پٹہ کمانی
• سلنسر بکس، پائپ
• آٹو ربڑ پارٹس
نیز
سوزوکی جینئن پارٹس
میاں بھائی
15- منٹگمری روڈ، لاہور
فون نمبر (042) 3613373 - 6313372 - 6374740

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 11 اکتوبر۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 21 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 33 درجے سنٹی گریڈ
منگل 12۔اکتوبر۔ غروب آفتاب۔ 5-43
بدھ 13۔اکتوبر۔ طلوع فجر۔ 4-47
بدھ 13۔اکتوبر۔ طلوع آفتاب۔ 6-08

جنوبی پنجاب میں کاشتکاروں کے مظاہرے

کاشتکاروں نے کپاس کی قیمت بڑھانے کے لئے جنوبی پنجاب میں مظاہرے کئے سڑکیں بلاک کر دیں۔ حکومت نے 100۔ کسانوں کو گرفتار کر لیا۔ ملتان ہارون آباد اور بہاولنگر سمیت کئی شہروں میں اڈوں پر آ کر حکومت کے خلاف زبردست احتجاج کیا۔ بہاولنگر اور ہارون آباد میں مکمل ہڑتال۔ گاڑیاں بند ہو گئیں۔ چیچہ وطنی اور دنیاپور میں پولیس نے زبردست لاٹھی چارج کیا۔ درجنوں کسان زخمی ہوئے۔ کسان رہنما حق نواز گرفتار ہو گئے۔ ڈیرہ غازی خان میں ہزاروں کسانوں نے انڈس ہائی وے اور ڈیرہ کوئٹہ شاہراہیں کئی گھنٹے بند رکھیں۔ احمد پور شرقیہ کے قریب مین لائن پر دھرنا۔ فقیر والی میں وفاقی وزیر عبدالستار لالیکا کی گاڑی روکنے کی کوشش کی گئی۔ بہاولپور میں دکانوں اور گاڑیوں پر پتھراؤ ہوا سامان لوٹ لیا گیا۔

کسانوں کا مطالبہ

جنوبی پنجاب میں احتجاج کرنے والے کسانوں نے کپاس کی حال ہی میں مقرر ہونے والی قیمت مسترد کر دی اور کپاس کی قیمت 1500 روپے فی من مقرر کرنے کا مطالبہ کیا کاشتکاروں نے گندم کی قیمت میں بھی اضافے کا مطالبہ کیا کئی جگہوں پر کپاس جلا کر اور کئی جگہوں پر وزیراعظم کے پتلے جلا کر احتجاج کیا۔ کاشتکاروں نے شہریوں کو سبزیاں اور دودھ فراہم کرنا بند کر دیا۔

یزمان کا جلوس

منڈی یزمان میں ٹریکٹروں ٹرالیوں، کاروں اور موٹر سائیکلوں پر 50 ہزار کاشتکاروں نے احتجاجی جلوس نکالا۔ جن دیگر شہروں میں مظاہرے ہوئے ان میں چشتیاں، منچن آباد، میلسی، فورٹ عباس، عارف والا، خیرپور ٹامیوالی، لودھراں، مظفر گڑھ، وہاڑی، شجاع آباد اور صادق آباد شامل ہیں۔

وفاقی سیکرٹری کامرس کا تبصرہ

جنوبی پنجاب کے کسانوں کے مطالبوں پر تبصرہ کرتے ہوئے وفاقی سیکرٹری کامرس نے کہا ہے کہ کپاس کے نرخ 825 روپے فی من اتفاق رائے سے مقرر کئے گئے۔ کسان اور جنرز بھی متفق ہیں۔ بعض لوگ سیاست چمکا رہے ہیں۔

حاصل پور میں کسانوں کے حملے

حاصل پور میں کسانوں نے تباہی مچادی۔ دکانوں سے سامان لوٹ لیا۔ ہوٹل پر حملہ کر کے وکیل سے نقدی اور ضروری کاغذات چھین لئے۔ تاجروں نے جوابی حملہ کیا تو کسان ٹریکٹر چھوڑ کر بھاگ گئے۔ دس ٹریکٹر تباہ ہو گئے۔ 4۔افراد زخمی ہوئے۔

اقتصادی ٹائیگر ضرور بنے گا

وزیر خزانہ اسحاق ڈار نے کہا ہے پاکستان اقتصادی ٹائیگر ضرور بنے گا۔ پیٹرول کی قیمتیں عالمی مالیاتی اداروں کی شرائط کے مطابق نہ بڑھانے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ قیمتوں میں اضافہ کب اور کتنا ہو گا اس بارے میں کابینہ غور کرے گی۔

ہمارا قومی ایجنڈا

وزیراعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ خوشحال اور مستحکم پاکستان ہمارا قومی ایجنڈا ہے۔ رائے ونڈ کے راستے میں سوئی گیس کی تنصیب کی افتتاح کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مسلم لیگی کارکن عوام کی مشکلات دور کرنے کیلئے ان سے رابطہ رکھیں۔

نواب شاہ میں ریلی نکالنے کی کوشش

پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے اتوار کے روز نواب شاہ مسجد روڈ پر ریلی نکالنے کی کوشش کی تو پولیس نے گھیرا ڈال کر پیپلز پارٹی کے سینیٹر غلام چانڈیو سمیت 53 کارکنوں کو گرفتار کر لیا۔ ان کے علاوہ گرفتار شدگان میں سابق رکن سندھ اسمبلی عنایت علی، سینیٹر افضل اور دیگر اہم رہنما شامل ہیں۔ خواتین ونگ نے پریس کلب کے باہر بھوک ہڑتال شروع کر دی۔

پھر وزیراعظم بنوں گی

بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میں پھر وزیراعظم بنوں گی۔ عوام اپنے ووٹ میری جھولی میں ڈالیں گے۔ قسم کھانے کو تیار ہوں کہ میں نے یا آصف نے کوئی کمیشن نہیں لیا۔ الزام لگانے والوں سے ثبوت مانگتی ہوں تو خاموش ہو جاتے ہیں۔ پاکستان میں ڈکٹیٹروں نے قوم کے ہر دل عزیز رہنماؤں کو ختم کرنے کیلئے عدلیہ کا بے دریغ استعمال کیا۔ بھٹو کو ختم کرنے والے ہاتھ اب مجھے ختم کرنا چاہتے ہیں۔ برطانوی اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ نواز شریف پاکستان کو مذہبی ریاست بنانا چاہتے ہیں۔ یہ لوگ طالبان کے بہت معترف ہیں۔

موقع ملا تو......!

عوامی تحریک کے سربراہ طاہر القادری نے کہا ہے کہ موقع ملا تو پاکستان کو ایشیا کا عظیم ملک بنا دوں گا۔ مارشل لاء کے حامی نہیں مگر ملک کو بچانے کیلئے فوج کو آگے آنا چاہئے۔

سپاہ صحابہ کے مدارس پر چھاپے

جھنگ میں سپاہ صحابہ کے مدارس اور کارکنوں کے گھروں پر چھاپے مار کر درجنوں افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ اشتعال انگیز تقریر پر اعظم طارق کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا۔ بھلوال میں بھی پولیس نے مختلف جگہوں پر چھاپہ مار کر سپاہ صحابہ اور حرکتہ المجاہدین کے 40 کارکن گرفتار کر لئے۔

اعلان جنگ کی دھمکی

جمعیت العلمائے اسلام کے مولانا فضل الرحمن نے دھمکی دی ہے کہ اگر حکومت نے دینی مدارس کے خلاف کارروائی کی تو اعلان جنگ کر دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ یہ مدارس اچھے انسان تیار کر رہے ہیں۔ آئین اور پارلیمنٹ افادیت کھو چکے ہیں۔

سعید منہیس کو روک دیا گیا

پنجاب اسمبلی کے قائد حزب اختلاف سعید منہیس کو پنجاب اسمبلی میں پریس کانفرنس سے روک دیا گیا۔ وہ پریس کانفرنس کرنے آئے تو اسمبلی کا مرکزی دروازہ مقفل تھا۔ انہوں نے دھوپ میں اسمبلی کی سیڑھیوں پر بیٹھ کر پریس کانفرنس کی اور کہا کہ حکمرانی کے دن تھوڑے رہ گئے ہیں۔

اگر حکومت مخلص ہے

بینظیر بھٹو نے کہا کہ اگر حکومت لوگوں کو روزگار دینے میں مخلص ہے تو نکالے گئے ملازمین کو بحال کرے ہمارے دور میں لاکھوں نوجوانوں کو روزگار فراہم کیا گیا۔ جس کی آئی ایل او نے بھی اپنی رپورٹ میں تصدیق کی ہے۔ موجودہ دور میں اس میں کمی ہوئی۔

بھلوال اور مظفر گڑھ میں دہشت گردی

بھلوال اور مظفر گڑھ میں دہشت گردی میں دو نوجوان قتل کر دیئے گئے۔ تحریک جعفریہ بھلوال کے صدر کا بیٹا گھر سے نکلا ہی تھا کہ دو دہشت گردوں نے فائرنگ کر دی۔ مظفر گڑھ میں مذہبی اجتماع کے بعد واپس جانے والے تیرہ سالہ لڑکے کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔

ہر قسم کی بیماریوں کے علاج کیلئے
پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے، ہومیو ڈاکٹر
38/1 محلہ دارالفضل ربوہ فون 213207

مستورات کی جملہ امراض
اٹھرا۔ بانجھ پن۔ لیکوریا۔ ایام کی بے قاعدگی۔ اندرونی رسولیاں۔ گلٹیاں۔ ٹیوبز کی خرابیاں۔ اولاد نرینہ۔ اووم OVUM سے متعلقہ امراض نیز موٹاپا۔ توند بڑھنا۔ چہرہ کی چھائیاں۔ داغ۔ آنکھوں کے حلقے نیلے کالے۔ جھریاں۔ لاغری۔ چھوٹا قد۔ چہرہ پر روئیں اور بال پیدا ہونا۔ وغیرہ کے موثر علاج اور مشورہ کیلئے سپیشل ہومیو پیتھک ڈاکٹر سے رابطہ فرمائیے۔
اوقات مشورہ 5 بجے تا 8:30 بجے رات
محمود ہومیو پیتھک سٹور اینڈ کلینک
اقصیٰ چوک ربوہ

احمد ڈینٹل کلینک
دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ راشد احمد
3:30 تا 7:30 شام
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز
بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون-647434

ضرورت CARETAKER و چوکیدار
لاہور میں ایک کوٹھی کیلئے ایک CARETAKER اور ایک چوکیدار کی فوری ضرورت ہے۔ رہائش کے علاوہ معقول معاوضہ بھی دیا جائے گا۔ کم از کم عمر 40 سال ہونا لازمی ہے۔ خواہشمند حضرات صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر درخواستیں بھجوائیں۔
253-N فیس I - ڈیفنس سوسائٹی - لاہور کینٹ

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61